الله اکبر
استخارہ
احکام و مسائل
تالیف
محمد اختر صدیق
مکتبہ اسلامیہ

کتاب ------------------ استخارہ

تالیف ------------------ محمد اختر صدیق

ناشر ------------------ محمد سرور عاصم

کمپوزنگ/ ڈیزائننگ ------------------ مکتبہ اسلامیہ پرنٹرز

قیمت ------------------

ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلامیہ

لاہور بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار فون: 042-7244973

فیصل آباد بیرون امین پور بازار کوتوالی روڈ فون: 041-2631204

فہرست

عرض مؤلف

انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ وہ اہم امور میں نتیجہ سے باخبر ہونے کو پسند کرتا ہے۔ مستقبل میں اس کے فعل کا کیا انجام سامنے آنے والا ہے؟ اس بات کو جاننے کے لیے وہ ہر وقت تجسس کا شکار رہتا ہے۔ قبل از اسلام لوگ اس غرض سے مختلف طریقے اپناتے مثلاً فال' ازلام (تیروں سے قسمت آزمائی)' قیافہ شناسی' اور پرندوں کو اڑا کر پیش آمدہ امور کے فیصلہ جات وغیرہ اسی طرح کاہنوں اور نجومیوں کی غلط باتوں کی تصدیق کا کام بھی زوروں پر تھا۔ وہ لوگ کوئی بھی کام کرنے سے پہلے ان طریقوں کے ذریعے دلی اطمینان حاصل کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ اسلام نے ان تمام کوششوں کو بے کار اور ان سب رستوں کو غلط ثابت کیا ہے اور شرعی نقطہ نگاہ سے ان کو حرام ٹھہرایا ہے مگر انسانی فطرت کا خیال رکھتے ہوئے ''استخارہ'' جیسا پاکیزہ اور شرعی عمل امت اسلامیہ کے لیے جائز قرار دیا ہے۔ مسلمان جب باوضو ہو کر دو رکعت نماز ادا کرتا ہے' اپنے پروردگار کے سامنے عاجزی اور کمزوری کا اظہار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ کی طاقت' قدرت' حکمت' علم اور قوت کے ذریعے پیش آمدہ مسائل کے متعلق رہنمائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہتری اور بھلائی کا انتخاب کرتے ہیں۔ اسی لیے تو وہ ''استخارہ'' کے بعد ظاہر ہونے والے نتیجہ یا دلی میلان پر بلا جھجک عمل کرتا ہے کیونکہ اس کام میں اس کے لیے خیر اور بھلائی ہی ہوتی ہے۔ گویا کہ ایک لحاظ سے امور مستقبلہ کے متعلق اسے اشارہ مل جاتا ہے کہ The line is clear۔

''استخارہ'' مسنون عمل ہے جس کے آداب' شروط' طریقہ کار اور فوائد احادیث

مبارکہ میں مذکور ہیں۔ بعض لوگ خودساختہ طریقوں پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور سنت مبارکہ کا خیال نہیں رکھتے۔ ہم نے اس کتابچہ میں استخارہ کا مسنون طریقہ اور اس سے متعلق مسائل وفضائل کا تذکرہ کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ اس اہم مسئلہ میں کتاب وسنت کی راہنمائی عام لوگوں کے لیے واضح ہوسکے۔

محترم بھائی محمد سرور عاصم صاحب مدیر مکتبہ اسلامیہ کی ترغیب پر میں نے چند گزارشات قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے جو ہم جیسے ناتواں لوگوں کی آواز عوامی سطح پر بلند کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری کوششوں کو قبول فرمائے۔ (آمین)

محمد اختر صدیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استخارہ کے فضائل و مسائل

استخارہ کا مطلب

کسی معاملہ میں خیر اور بھلائی طلب کرنے کو استخارہ کہتے ہیں۔

استخارہ کی اصطلاحی تعریف

ایسی دو رکعت نماز اور مخصوص دعا جس کے ذریعے' اللہ تعالیٰ سے کسی معاملہ کی بھلائی اور انجام کار کی بہتری کا سوال کیا جاتا ہے۔ یا پھر دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کرنے یا چھوڑ دینے میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی جاتی ہے۔

استخارہ کی فضیلت

استخارہ کی فضیلت کا اندازہ اس بات سے باآسانی لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے ذریعے بندہ اپنے پروردگار سے کسی کام میں رہنمائی حاصل کرنے کا سوال کرتا ہے' اور اس کام میں بہتری اور انجام خیر کی استدعا کرتا ہے۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرنا' اور اس کے فیصلہ پہ راضی ہونا انسان کی خوش بختی جب کہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ نہ کرنا اور اس کے فیصلہ پہ راضی نہ ہونا انسان کی بدبختی کی علامت ہے۔'' [1]

استخارہ کی اہمیت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو استخارہ کی تلقین بھی کیا کرتے اور انہیں اس کی

[1] مسند احمد' ۱/ ۱۶۸۔

تعلیم بھی دیا کرتے تھے' اس کی کیفیت' آداب' مسائل' فضائل اور الفاظ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سکھلائے ہیں۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''نبی ﷺ ہمیں استخارہ کی تعلیم ایسے دیتے جیسے قرآن مجید کی سورت مبارکہ سکھلایا کرتے تھے۔'' [1]

اس بیان سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے استخارہ کی تعلیم کو قرآن مجید کی تعلیم سے تشبیہ دی ہے۔ جس سے اس کی اہمیت کا اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں ہے۔

علامہ مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: استخارہ کے عظیم نفع اور غیر محدود فائدہ کے پیش نظر اس کی تعلیم کو قرآن مجید کی تعلیم سے تشبیہ دی گئی ہے۔ [2]

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جو آدمی اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرے' مخلوق سے مشورہ کرے اور اپنے کام میں ثابت قدمی اختیار کرے اسے کبھی بھی شرمندگی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔'' [3]

بہت سی احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ جو انسان ہر وقت اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم رکھتا ہے' اپنے ہر معاملہ میں اپنے پروردگار سے خیر اور بھلائی کا طلبگار رہتا ہے' ہر کام میں مالک حقیقی سے کامیابی و کامرانی کا سوال کرتا رہتا ہے' ایسے آدمی کو اللہ تعالیٰ کبھی بھی ضائع نہیں کرتے بلکہ اس کے کام سنوار دیتے ہیں' اس کے رزق' عمر

---

[1] صحیح بخاری مع الفتح' کتاب الدعوات حدیث نمبر: ۶۳۸۲' ۳/ ۳۸۔

[2] تحفة الأحوذی' ۲/ ۵۰۶۔ [3] الکلم الطیب' ص ۷۱۔

مال و دولت اور اہل وعیال میں برکت عطا فرماتے ہیں۔ مؤمن کی صفت یہ ہے کہ جب اسے کوئی معاملہ درپیش ہوتا ہے تو وہ اپنے مخلص ایماندار بھائیوں سے مشورہ کرتا ہے۔ وہ بھی اسے پورے صدق واخلاص کے ساتھ بہترین اور فائدہ مند مشورہ دیتے ہیں۔ اس کے بعد وہ اپنے رب سے خیر اور بھلائی طلب کرتا ہے تو اس کے بگڑے کام بھی سنور جاتے ہیں اور اسے ہر طرح بھلائی ہی بھلائی نصیب ہوتی ہے۔

استخارہ کی حکمت

اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ استخارہ کی سب سے بڑی حکمت انسان کا اپنے پروردگار سے ہر وقت مربوط رہنا اور ہر کام اور ہر حال میں اللہ جل شانہ سے بھلائی کا خواستگوار رہنا ہے۔

تاہم مزید وضاحت کے لیے استخارہ کی حکمت مندرجہ ذیل نکات میں بیان کی جا سکتی ہے۔

① **اللہ تعالیٰ سے تعلق:** اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا' اسے بے شمار ظاہری و باطنی نعمتوں سے نوازا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پروردگار عالم انسانوں کے خیر خواہ اور ان سے محبت رکھنے والے ہیں اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ لوگ ہر وقت اپنے مالک سے مربوط رہیں اور مختلف طریقوں سے اس کے ساتھ تعلق قائم رکھیں۔ استخارہ اس تعلق کی عملی تفسیر ہے۔

② **توحید الوھیت کا اثبات:** استخارہ جہاں مسلمان کے لیے خیر اور بھلائی طلب کرنے کا ذریعہ ہے وہاں اس کے لیے توحید الوھیت کا درس بھی ہے۔ اس سے ہر مسلمان با آسانی اندازہ لگا سکتا ہے کہ مصیبت ٹالنے' بھلائی اور بہتری پیدا کرنے کا

اختیار صرف اور صرف اس مالک حقیقی کو ہے جس نے انسان کو پیدا کیا اس کی حفاظت فرمائی اور اسے بے شمار نعمتوں سے نوازا جب کہ مخلوقات میں سے کسی کو اتنی قوت اور ہمت حاصل نہیں ہے۔

③ **توکل:** استخارہ اللہ تعالیٰ پر توکل کا باعث ہے۔ مسلمان کو اس بات کا پختہ یقین ہو جاتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کو فائدہ پہنچانا چاہے تو اس بھلائی کو کوئی روک نہیں سکتا' اور اگر وہ نقصان پہنچانا چاہے تو اسے کوئی بچانے والا نہیں ہے۔

④ **رسم جاہلیت کا خاتمہ:** زمانہ جاہلیت میں لوگ تیروں پر مندرجہ ذیل عبارت لکھ کر فال بازی کرتے کہ "مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے" یا پھر لکھتے کہ "مجھے میرے رب نے منع کیا ہے" اور مختلف کاموں میں اس رسم پر اعتماد کرتے ہوئے اپنے فیصلے کیا کرتے تھے۔ اسلام کے آنے سے ایسی تمام رسمیں ختم ہو گئیں لیکن لوگوں کی ضرورت کے مدنظر ان کو استخارہ کی ترغیب دی گئی جس سے بری رسم کے بدلے دو رکعت نماز اور دعا کا خوبصورت عمل جاری ہوا۔

ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ:

جو آدمی اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرے' اور مخلوق سے مشورہ کرے اور اپنے کام میں ثابت قدمی اختیار کرے' اسے کبھی بھی شرمندگی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔" [1]

⑤ **نفع کا حصول اور خرابی کو دور کرنا:** استخارہ کی حکمت یہ بھی ہے کہ لوگوں کے لیے نفع کا حصول آسان اور ممکن ہو اور ان سے خرابی اور نقصان کو دور کیا جائے۔ یہ دین اسلام کا بنیادی مقصد اور اس کی روح بھی ہے۔

---

[1] الکلم الطیب' ص ۷۱۔

آداب استخارہ:

① طہارت: ظاہری اور باطنی طہارت کا اہتمام کیا جائے۔ اپنے کپڑے بدن اور ماحول کو پاک وصاف رکھا جائے، گناہوں کی آلودگی سے دور رہنے کی کوشش کی جائے۔

② نیت: استخارہ کرنے والا یہ بات ذہن نشین کر لے کہ استخارہ ایک عبادت ہے جو نیت کے بغیر بے فائدہ ہے۔ نیت فقط دل سے ہوگی الفاظ ادا کرنا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

③ کامل توجہ: اسے یہ احساس ہونا چاہئے کہ وہ اپنے پروردگار سے بھلائی اور خیر طلب کرنے کی کوشش کر رہا ہے، اس لیے پوری توجہ اور یکسوئی کے ساتھ استخارہ کرے۔

④ ترک معاصی: اگر وہ کسی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو اسے فوراً چھوڑ دے، اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے اور پھر درپیش مسئلہ میں استخارہ کرے۔

⑤ آداب دعا: دعا کے عام آداب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے دعائے استخارہ کو بھی اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور پھر نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی پر درود وسلام سے شروع کرے۔ یاد رہے کہ درود کے مسنون الفاظ وہی ہیں جو ہم نماز میں ادا کرتے ہیں، اسے درود ابراہیمی کہا جاتا ہے۔

⑥ حلال روزی: دعا کے آداب میں سے ایک ادب روزی کا حلال ہونا ہے۔ حرام روزی کے لقمے پیٹ میں اتارنے والے کی کوئی عبادت حتیٰ کہ نماز بھی قبول نہیں ہوتی استخارہ کہاں سے سودمند ہوگا؟

⑦ یقین کامل: وہ اس بات پر کامل یقین رکھے کہ استخارہ کی بنا پر اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہتر فیصلہ ہی کریں گے، اور یہ کہ وہ کام اس کے لیے دنیا و آخرت کی کامیابی اور

بہتری کا باعث ہوگا۔

⑧ اسے چاہیے کہ وہ باوضو اور قبلہ رخ ہو کر لیٹ جائے بشرطیکہ اس نے استخارہ سونے سے قبل کیا ہو ورنہ نیند کے ساتھ استخارہ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

استخارہ کا حکم

بعض علما نے استخارہ کو مستحب [1] اور بعض نے جائز کہا ہے البتہ استخارہ واجب نہیں ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم میں سے کسی کو کوئی معاملہ درپیش ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ استخارہ کر لے۔ [2]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انداز سے یہی بات ثابت ہو رہی ہے کہ استخارہ واجب نہیں بلکہ انسان کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ استخارہ کرے یا نہ کرے۔ مختلف دلائل سے یہی بات سامنے آتی ہے کہ استخارہ اللہ تعالیٰ سے بہترین تعلق کا سبب ہونے کی بنا پر مستحب ہے۔

استخارہ سے قبل

انسان کو چاہیئے کہ استخارہ کرنے سے پہلے اپنے ذہن کو پاک اور صاف کرے یعنی خاص رجحانات اور کسی ایک طرف اپنا میلان چھوڑ کر اللہ تعالیٰ سے خیر اور بھلائی طلب کرے اور پورے خلوص کے ساتھ پروردگار کی جناب میں اپنی گزارشات پیش کرے یقیناً اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہتر فیصلہ کریں گے۔

استخارہ کا طریقہ

ہمارے ہاں استخارہ کے متعلق عجیب وغریب طریقے لوگوں نے ایجاد کر رکھے ہیں جن کا ذکر بے فائدہ اور طوالت کا باعث ہے۔ البتہ سنت مطہرہ کا مطالعہ کرنے

[1] شریعت کی نظر میں بہترین اور پسندیدہ عمل کو کہتے ہیں۔

[2] صحیح بخاری، کتاب التہجد باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی۔

سے استخارہ کا مندرجہ ذیل طریقہ سامنے آتا ہے:

① جب انسان کو کوئی اہم مسئلہ درپیش ہو تو وہ فوراً استخارہ کی نیت (ذہن بنائے) کرے تاکہ وہ اپنے پروردگار سے خیر اور بھلائی طلب کر سکے۔

② نماز کی طرح مکمل وضو کرے۔

③ فرض نماز کے علاوہ دو رکعت نماز ادا کرے۔

④ نماز سے فارغ ہونے کے بعد استخارہ کی مخصوص دعا پڑھے۔

دعا کے شروع میں الحمدلله......اور پھر آپ ﷺ پر درود و سلام پڑھے۔

دعا کے الفاظ یہ ہیں:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وأَستَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وأَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوبِ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَاالْاَمْرَ (کام کا نام لے) خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ ومَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ)) یا یہ الفاظ کہے ((عَاجِلِ أَمْرِیْ وَآجِلِهِ)) فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هَذَا الْأَمْرَ (کام کا نام لے) شَرٌّ لِّیْ فِيْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وعَاقِبَةِ أَمْرِيْ)) یا یہ الفاظ کہے ((عَاجِلِ أَمْرِیْ وَآجِلِهِ)) فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ واقْدُرْ لِيَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهِ)) [1]

”اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعے تجھ سے بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔ اور تیری قدرت کے ذریعے ہمت کا طلبگار ہوں۔ اور میں تیرے بہت زیادہ

[1] صحیح بخاری مع الفتح، کتاب الدعوات حدیث ٦٣٨٢؛ ابو داؤد ١/ ٥٦٨۔

فضل سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا' تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیب کو خوب جاننے والا ہے۔ اے میرے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (کام کا نام لے) میرے دین میری معاش (دنیا) اور انجام کار کے اعتبار سے میرے لیے بہتر ہے (یا یہ کہے کہ) (جلد یا بدیر) تو پھر تو اسے میرے مقدر میں کر دے' اور اسے میرے لیے آسان کر دے اور میرے لیے اس میں برکت پیدا فرما۔ اور اگر تو جانتا ہے یہ کام (کام کا نام لے) میرے دین میری معاش (دنیا) اور انجام کار کے اعتبار سے میرے لیے بُرا ہے یا یہ الفاظ کہے" (جلد یا بدیر) تو اس کو مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور کر دے' اور میرے لیے بہتری اور بھلائی مقدر کر دے چاہے وہ جہاں بھی ہو۔ پھر مجھے اس سے خوش کر دے"۔

فائدہ ①: جہاں بریکٹ میں (کام کا نام لے) یہ الفاظ لکھے ہیں وہاں اپنی حاجت یا اپنے مسئلہ کا تذکرہ کرے یعنی درپیش مسئلہ کا نام لے۔

فائدہ ②: استخارہ کی دو رکعت میں فاتحہ کے بعد کسی بھی سورۃ مبارکہ یا قرآن مجید کے کسی بھی حصہ کی تلاوت کی جا سکتی ہے۔

استخارہ کی ضرورت

اگر ہم غور کریں تو یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ استخارہ ایک مسلمان کے لیے ہر وقت ضرورت ہی ضرورت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے بہتری اور بھلائی کا سوال کرنا ہر وقت اور ہر حال میں ہر مسلمان کی ضرورت ہے تاہم چند نکات کی شکل میں اس عنوان کی وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔

1 عمل بالدلیل

اسلام دین فطرت ہے' دیگر بے شمار امتیازات کے ساتھ ساتھ اس کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے ماننے والے دلائل و براہین کی روشنی میں زندگی گزارتے ہیں' محض قیاس آرائی' ذاتی رائے' اور قصہ گوئی کا اسلام سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ [1]

''کہہ دیجئے میرا رستہ تو یہ ہے میں اور میرے پیروکار اللہ تعالیٰ کی طرف پوری بصیرت (دلیل) کے ساتھ دعوت دیتے ہیں۔ اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔''

نبی کریم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا تھا:

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں تم اس وقت تک ہرگز گمراہ نہیں ہوگے جب تک ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے' اللہ کی کتاب اور میری سنت۔'' [2]

قرآن وحدیث میں بے شمار ایسے دلائل موجود ہیں جن میں دلیل کی بنا پر عمل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ استخارہ کرنے والا یہ سوچ کر مطمئن رہتا ہے کہ اس نے سنت رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں استخارہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے جو اس کے لیے اختیار کیا وہ اس کے مطابق فیصلہ کر رہا ہے گویا کہ اس کا عمل دلیل کی بنیاد پر ہے اسی طرح تمام شعبہ ہائے زندگی میں اسلام ہماری مکمل رہنمائی کرتا ہے۔

[1] ۱۲/یوسف:۱۰۸۔ [2] مؤطا امام مالک، باب النهی التولی علی القدر۔

❷ پریشانی سے نجات

بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ انسان مختلف وجوہات کی بنا پر کوئی فیصلہ کرنے کی ہمت نہیں رکھتا' وہ حیرانگی اور پریشانی کے عالم میں کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتا۔ اس صورت حال میں نبی کریم ﷺ نے ہمیں استخارہ کرنے کا حکم دیا ہے کہ انسان دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعائے خیر کرے اور پریشان کن صورت حال سے چھٹکارہ حاصل کر لے۔

ہم یہ بات کہنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے کہ استخارہ مسلمان کے لیے انتہائی تسلی اور اطمینان کا باعث ہے۔ جب انسان کو کچھ سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ کیا کرے' اور کیا نہ کرے تب وہ اپنے پروردگار سے خصوصی رہنمائی حاصل کرنے کے لیے دست سوال دراز کرتا ہے' اس سے خیر اور بھلائی طلب کرتا ہے اور اپنے لیے فائدہ مند کام اختیار کرنے کی استدعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کامیابی اور بہتری کے دروازے کھول دیتے ہیں اور اس کی پریشانیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـــُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ط اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ [1]

''اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے' وہ انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے دوست طاغوت ہیں وہ انہیں روشنی سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں۔ یہی

[1] ٢/البقرہ:٢٥٧۔

لوگ آگ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

3 مستقبل میں رہنمائی

ہر انسان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ جو کام شروع کرے اس میں اس کو فائدہ ہی فائدہ ہو نقصان نہ ہو لیکن یہ حقیقت ہے کہ اسے کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ اس کے شروع کردہ منصوبے یا اختیار کردہ کام کا انجام کیا ہونے والا ہے؟ کیونکہ غیب کی خبریں تو فقط پروردگار عالم کے پاس ہیں۔ تجارت، ملازمت، شادی، کاروبار وغیرہ کے متعلق لوگ بہت احتیاط اور فکرمندی سے کام لیتے ہیں۔ استخارہ کرنے سے مستقبل میں اگرچہ انسان غیب پر اطلاع تو نہیں پا سکتا مگر اتنا ضرور ہے کہ کسی کام کو شروع کرنے یا نہ کرنے میں اس کا دل اطمینان ضرور پکڑ لیتا ہے۔ اور یہ کام درحقیقت اس کے فائدہ کا باعث ہوتا ہے۔

4 اللہ تعالیٰ سے تعلق

انسان ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کا محتاج ہے۔ وہ انسان کامیاب ہے جو اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق ہر وقت قائم رکھے۔ استخارہ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کا بہترین ذریعہ اور ہر مسلمان کی بنیادی ضرورت ہے۔

استخارہ کے فوائد

① اصلاح عقیدہ: استخارہ کے بے شمار فوائد میں سے سب سے اہم اور عظیم فائدہ انسان کے عقیدہ کی اصلاح ہے۔ استخارہ توحید الوھیت کا مظہر ہے۔ اس سے ہمیں عقیدہ کی اصلاح کا درس ملتا ہے کہ ہر حال میں فقط مالک حقیقی کے سامنے ہی جبینِ نیاز جھکائی جائے اور فقط اسی سے ہی مدد طلب کی جائے۔

② اللہ تعالیٰ کی محبت کا ذریعہ: استخارہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا ذریعہ ہے۔ جب انسان کو پریشانی کے عالم میں کوئی جائے پناہ نہ مل رہی ہو تو پروردگار عالم کی محبت ہی اسے عافیت جائے نظر آتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے کسی ایسے مخرج کا سوال کرتا ہے جو اسے اس گھمبیر صورت حال سے نجات دے سکے۔ جب مالک کائنات کے خصوصی فضل و کرم سے روشن امید نظر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی محبت اس کے دل میں مزید گہری ہو جاتی ہے۔

③ عاجزی کا اظہار: اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کا بندہ اس کے سامنے جھکا رہے۔ اپنی عاجزی اور اللہ تعالیٰ کی قوت کا اظہار کرتا رہے۔ اسلامی معاشرے میں "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کا کلمہ زبان زد خاص و عام ہوتا ہے جس کے معانی ہی یہ ہیں کہ "کسی برائی سے بچنے کی طاقت اور کچھ کر سکنے کی قوت صرف اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ ہی ممکن ہے۔" استخارہ اس امر کے اظہار کی بہترین شکل ہے۔ اس میں انسان اپنی عاجزی' کم علمی اور بے چارگی کا اظہار جبکہ اللہ تعالیٰ کی قوت' طاقت اور توفیق کا اقرار کرتا ہے۔

④ اللہ تعالیٰ سے مدد کا سوال: مسلمان ہر وقت اللہ تعالیٰ سے مدد اور توفیق کا سوال کرتا ہے۔ ہم ہر نماز کی ہر رکعت میں اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں ﴿اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ﴾ [1] ہم فقط تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ استخارہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

⑤ عبادت کا ذریعہ: اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ﴾ [2] میں نے جنوں اور انسانوں کو پیدا ہی اپنی عبادت کے لیے کیا ہے۔ استخارہ اللہ تعالیٰ کی

---

[1] ۱/ الفاتحۃ:۴۔ [2] ۵۲/ الذّٰریٰت:۵۶۔

عبادت کا بہترین ذریعہ ہے۔

⑥ **اللہ تعالیٰ کا قرب:** استخارہ اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے۔ جب انسان کسی کام کو اختیار کرنے یا نہ کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کرتا ہے اور اس سے اپنا تعلق قائم رکھتا ہے تو یقیناً یہ قرب الٰہی کا سبب ہے۔ جس کو قرب الٰہی نصیب ہو اس کے مقدر کے کیا کہنے۔

⑦ **پریشانیوں سے نجات:** آپ استخارہ کی حکمت کے عنوان کے تحت پڑھ چکے ہیں کہ استخارہ انسان کو پریشانیوں سے نجات دلانے کا ذریعہ ہے۔

⑧ **توکل:** استخارہ کا ایک فائدہ اللہ تعالیٰ پر توکل بھی ہے۔ استخارہ ہمیں یہ درس دیتا ہے کہ تمام تر جائز وسائل استعمال کرتے ہوئے معاملہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر چھوڑ دینا چاہیے' وہ انسان کے حق میں بہتر فیصلہ ہی کرتا ہے۔

⑨ **تدبیر پر عدم اعتماد:** استخارہ میں اس بات کا بھی درس ہے کہ مسلمان کا اعتماد تدبیر اور وسائل کی بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر ہونا چاہیے۔ اسباب وسائل کو اختیار کرنا ضروری ہے مگر ان پر اعتماد اور توکل کرنا بے وقوفی ہے کیونکہ انجام کار اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

⑩ **انسانی حقیقت کا ادراک:** استخارہ کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ انسان کو اپنی حقیقت کا خوب اندازہ ہوتا ہے۔ اسے یہ بات اچھی طرح ذہن نشین ہو جاتی ہے کہ انسان کی قدرت میں کوئی چیز نہیں بلکہ نفع و نقصان کا مالک فقط اللہ تعالیٰ ہے۔

بعض علما کے قول کے مطابق

جس انسان کو چار چیزیں مل چکی ہوں تو اس سے مزید چار چیزیں دور نہیں رہ سکتیں۔

''جو شکر کی نعمت سے مالا مال ہے اس کو مزید (نعمت) ملنے سے کوئی نہیں روک

سکتا۔ جس کو توبہ کی دولت ملی ہے اسے شرف قبولیت سے کوئی نہیں روک سکتا۔ جسے استخارہ کی نعمت میسر ہے اس سے بھلائی کو کوئی دور نہیں کر سکتا۔ جسے بہترین لوگوں سے مشورہ کی عادت ہے اسے صحیح رستہ سے کوئی نہیں ہٹا سکتا۔'' [1]

⑪ **اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سوال:** استخارہ کرنے والا اللہ تعالیٰ سے کسی کام کو اختیار کرنے اور پھر اس کام پر پروردگار سے راضی ہونے کا سوال کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مناسب کام کو اختیار کرنے کے اسباب بھی پیدا فرماتے ہیں اور پھر اس پر انسان کو راضی بھی رکھتے ہیں گویا کہ استخارہ کی مدد سے مسلمان دلی راحت محسوس کرتا ہے اور ذہنی اضطراب و بے چینی سے نجات حاصل کر لیتا ہے اور وہ اس بات پر مطمئن رہتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی پر عمل پیرا ہے۔

استخارہ کا وقت

استخارہ کی نماز اور دعا کے لیے کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے۔ قرآن و حدیث میں غالباً کوئی ایسی دلیل نہیں ملتی جس میں استخارہ کا کوئی خاص وقت ذکر کیا گیا ہو۔ انسان کو جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہو وہ استخارہ کا اہتمام کر سکتا ہے۔ البتہ بعض علما کے نزدیک مکروہ اوقات میں استخارہ نہ کرنا بہتر ہے۔

کیا استخارہ کئی بار کیا جا سکتا ہے؟

اگر کوئی انسان کسی مسئلہ میں استخارہ کرتا ہے مگر اس کے لیے کوئی نتیجہ یا فیصلہ ظاہر نہیں ہوتا تو کیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ بار بار استخارہ کرے۔؟

بعض علما نے اس بات کی صراحت کی ہے اور فقہا کی ایک جماعت بھی اس بات

[1] احیاء علوم الدین، ۲/ ۱۸۱۔

کی قائل ہے کہ اگر کسی کے لیے استخارہ کے بعد کوئی نتیجہ ظاہر نہیں ہوتا تو اس کے لیے جائز ہے وہ تین بار استخارہ کرے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ استخارہ ایک دعا ہے اور نبی ﷺ کم ازکم تین بار دعا کیا کرتے تھے۔ [1]

اگر وہ پہلی دفعہ ہی کسی نتیجے پر پہنچ جائے تو دوسری بار استخارہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، یہ فقط اس وقت ہے جب اس کے لیے صورت حال واضح نہ ہو رہی ہو۔

کون سے امور میں استخارہ کرنا چاہیے؟

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے امت اسلامیہ پر جو احکام لاگو کیے ہیں ان کی پانچ قسمیں ہیں:

① ان میں سے ایک واجب ہے یعنی وہ امور جن پر عمل کرنا واجب ہے ایسے امور میں استخارہ جائز نہیں کیونکہ ان کو بجالانا انسان پر ویسے ہی لازم ہے۔

② ان میں سے ایک حرام ہے یعنی وہ امور جن سے رکنا ہر مسلمان پر ضروری ہے، ان کا ارتکاب گناہ اور باعث عذاب ہے۔ ایسے امور میں بھی استخارہ جائز نہیں ہے کیونکہ ان امور سے دور رہنا ضروری ہے۔

③ ان میں سے ایک مستحب ہے یعنی ایسے امور جن کا اہتمام شریعت کی نظر میں انتہائی پسندیدہ ہے ایسے امور میں بھی استخارہ کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ جس کام کے متعلق پہلے سے ہی شریعت اپنی پسند کا اظہار کر چکی ہو، اس میں اللہ تعالیٰ سے مشورہ طلب کرنے کی خاص ضرورت نہیں ہے۔

④ ان میں سے ایک مکروہ ہے یعنی وہ افعال جو شریعت میں ناپسندیدہ ہیں۔ ان کا

[1] صحیح مسلم، کتاب الجهاد والسير، باب مالقى النبى من أذى المشركين والمنافقين: ١٢/ ١٢٠۔

ارتکاب شارع نے اچھا نہیں سمجھا ہے بلکہ ان پر اصرار اور تسلسل' حرام کے دائرہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ ایسے امور میں بھی استخارہ جائز نہیں ہے۔

⑤ آخری قسم وہ ہے جس میں استخارہ جائز اور پسندیدہ ہے وہ ''مباح'' ہے یعنی جائز امور' جن کے کرنے یا نہ کرنے میں اللہ تعالیٰ نے مسلمان کو اختیار دیا ہے۔

مثلاً دو جائز امور میں سے ایک کو اختیار کرنا کہ آیا ان میں سے ایک اختیار کیا جائے یا نہیں یا پھر کس کو اختیار کیا جائے' ایسے کاموں میں استخارہ جائز اور فائدہ مند ہے۔

یا پھر کسی ایک جائز کام کو شروع کرنے میں استخارہ کرے کہ آیا یہ کام اس کے لیے فائدہ مند ہے کہ شروع کرے یا پھر بے فائدہ ہے کہ اس کو چھوڑ دے۔

یاد رہے کہ استخارہ ایسے واجب اور مستحب امور میں بھی ہو سکتا ہے جن کے لیے شریعت نے کھلا وقت رکھا ہے لیکن اس کام کو کرنے یا نہ کرنے میں استخارہ نہیں ہوگا کیونکہ وہ واجب یا مستحب ہے مگر اس کے لیے مناسب وقت اختیار کرنے میں ہو سکتا ہے کہ اسے آج شروع کرے یا کسی اور وقت میں شروع کرے مثلاً حج ہر بالغ عاقل صاحب استطاعت مسلمان پر فرض ہے۔ اس کے کرنے یا نہ کرنے میں استخارہ نہیں ہوگا بلکہ اس لیے کہ حج کا سفر کب شروع کیا جائے' کون سا زادِ راہ اختیار کیا جائے اور کن لوگوں کے ساتھ سفر کیا جائے؟۔

شادی اور استخارہ

انسان کی زندگی میں شادی اہم ترین مرحلہ ہے۔ شریک حیات کا انتخاب انتہائی سمجھ کر کرنا چاہیے۔ اگر میاں بیوی میں ہم آہنگی ہو' وہ ایک دوسرے کے طبعی میلان' عادات' پسند ناپسند کا خیال رکھیں تو ایسا گھر جنت نظیر ہوتا ہے اور اللہ نہ کرے اگر

اس کے برعکس صورت حال ہوتو دنیا میں ہی عذاب سے واسطہ پڑ جاتا ہے۔ ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ والدین اور اولاد دونوں کی طرف سے شادیوں کے فیصلے میں زبردست زیادتیاں اور غلطیاں دیکھنے میں آتی ہیں۔ والدین عام طور پر رشتہ داروں میں یا لالچ کی خاطر شادیاں کرنے کے لیے غیر مناسب رشتوں کا انتخاب کرتے ہیں جس کا نتیجہ بربادی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ اسی طرح اولاد بھی حقائق کو ٹھکرا کر Love Marriage جیسی لعنت میں مبتلا ہو جاتی ہے جو وقتی اور جذباتی فیصلہ ہوتا ہے جس کا انجام کچھ ہی عرصہ کے بعد انتہائی بھیانک صورت حال میں سامنے آتا ہے۔ ان تمام مصائب سے بچنے کے لیے استخارہ ایک زبردست ہتھیار ہے جس میں ناکامی کے مواقع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ میں اس موقع پر یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ شادی کی اہمیت کے پیش نظر نبی کریم ﷺ نے خصوصی طور پر استخارہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ نے استخارہ کا ذکر عام طور پر کیا جس میں شادی بھی داخل ہے مگر اس کا خاص ذکر اس کی اہمیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ شادی کے لیے خاص طور پر استخارہ کی روایت ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”تو بہترین طریقہ سے وضو کر پھر اللہ تعالیٰ نے جو تیرے مقدر میں لکھی ہے وہ نماز پڑھ پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف اور بزرگی بیان کر، پھر یہ کہہ:

((اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبَ، فَإِنْ رَأَیتَ لِیْ فِي فُلَانَة. (تُسَمِّیْھَا بِاسْمِھَا......) خَیرًا فِیْ دِیْنِی وَدُنْیَایَ وَآخِرَتِي فاقْدُرْھَا لِي وإِنْ کَانَ غَیْرُھَا خیراً

لِی مِنهَا فِی دِینِی وَدُنیَایَ وَآخِرَتِی فَاقْضِ لِی بِهَا أَوْ قَالَ فَاقْدُرْهَا لِی.)) [1]

''اے اللہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں طاقت نہیں رکھتا۔ تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے اور اگر تو فلاں عورت کے متعلق سمجھتا ہے (اس کا نام لے) کہ اگر وہ میرے لیے دین، دنیا اور میری آخرت کے لحاظ سے بہتر ہے تو میرے لیے اس کا فیصلہ فرما دے اور اگر اس کے علاوہ کوئی میرے دین، دنیا اور آخرت کے لحاظ سے بہتر ہے تو میرے لیے اس کا فیصلہ کر دے یا اس کو میرے مقدر میں کر دے۔''

احادیث کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ شادی کے متعلق اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرنے والا ناکام نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے بہتری اور بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کبھی بھی اس کے لیے نامناسب فیصلہ نہیں کرتے۔

اس حدیث کی روشنی میں یہ بات بھی کہی جاسکتی ہے کہ والدین اپنی اولاد کے لیے کسی رشتہ کا انتخاب کرتے وقت استخارہ کر سکتے ہیں کہ آیا وہ اپنی بیٹی یا بیٹے کی شادی اس جگہ کریں یا نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیے بہتر فیصلہ ہی فرمائیں گے۔

کیا حیض اور نفاس والی عورتیں استخارہ کر سکتی ہیں؟

ایسی عورتیں جن کو ولادت یا کمزوری کے ایام کی وجہ سے شرعی مجبوری کا سامنا ہو تو وہ استخارہ کے لیے دو رکعت نماز تو نہیں پڑھ سکتیں البتہ استخارہ کی مسنون دعا پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے خیر اور بھلائی کا سوال کر سکتی ہیں کیونکہ حائضہ اور نفاس والی عورت کو نماز نہ

[1] مستدرك حاكم، كتاب صلوة التطوع باب الاستخاره فى خطبة النكاح: ١/ ٣١٤۔

پڑھنے کا حکم ہے البتہ دعا ہر حال میں کی جاسکتی ہے۔

کیا استخارہ کے لیے دو رکعت پڑھنا ضروری ہے؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جب تم میں سے کسی کو کوئی اہم معاملہ درپیش ہو تو اسے چاہیے کہ فرضی نماز کے علاوہ دو رکعت پڑھے۔ پھر یہ کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ..........'' [1]

آپ کے مندرجہ بالا فرمان سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ استخارہ کے لیے خاص دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے جو کہ فرضی نمازوں کے علاوہ ہو۔

کیا دو رکعت سے زیادہ پڑھ سکتا ہے؟

گزشتہ موضوع کے تحت مذکور حدیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ فرضی نماز کے علاوہ استخارہ کی دو رکعت ادا کرے جبکہ ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ((صَلِّ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ)) کے الفاظ ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ نے جتنی نماز تیرے مقدر میں کی ہے پڑھ لے'' سے پتہ چلتا ہے کہ دو رکعت سے زیادہ بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''کم از کم دو رکعت ضروری ہیں اور اگر دو سے زائد بھی پڑھ لی جائیں تو کوئی نقصان یا حرج والی بات نہیں ہے۔ [2]

کیا استخارہ کے بعد خواب آنا ضروری ہے؟

ہمارے ہاں اکثر لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ استخارہ کے بعد خواب میں کچھ

---

[1] صحیح ابن حبان، ۲/ ۱۲۳۔ [2] نیل الأوطار، ۳/ ۸۹۔

نہ کچھ نظر آنا ضروری ہے تاکہ استخارہ کے نتیجہ کا علم ہو سکے۔

یہ نظریہ صحیح نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ نے کسی بھی حدیث میں اس بات کی وضاحت نہیں فرمائی اور نہ ہی علمائے سلف نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ استخارہ کے بعد خواب کا آنا ضروری ہے یا پھر نیند میں کسی کا بات کرنا یا کسی طریقہ سے رہنمائی ملنا ضروری ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ کسی بھی طریقہ سے اللہ تعالیٰ انسان کا دل مطمئن کر دیتے ہیں چاہے وہ خواب کے ذریعے ہو یا دلی تسلی اور اطمینان کی شکل میں ہو۔ اگر استخارہ کے بعد انسان کا دل کسی خاص سمت مائل ہو جائے تو انسان کو اللہ کا نام لے کر اس کو اختیار کرنا چاہیے اور اگر اس کا دل اس کام کو چھوڑنے کی طرف مائل ہو جائے تو اسے وہ کام چھوڑ دینا چاہیے۔

معروف عالم دین جناب عطاء اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''حدیث میں اس بات کی طرف تو کوئی اشارہ نہیں کہ انسان کو استخارہ کے بعد خواب آنا ضروری ہے۔ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ استخارہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر کا ذریعہ ہے' اس کے لیے انہوں نے کئی خود ساختہ قواعد وضوابط بنا رکھے ہیں اور اگر انہیں خواب نہ آئے تو وہ کسی اور آدمی سے استخارہ کروانے کی کوشش کرتے ہیں۔ [1]

مذکورہ بحث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ استخارہ کے بعد خواب آنا ضروری نہیں ہے۔ بعض لوگ اسی غرض سے فقط سوتے وقت استخارہ کرتے ہیں تاکہ خواب میں کچھ نہ کچھ دیکھ سکیں' یہ نظریہ صحیح نہیں ہے۔ استخارہ کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔

[1] التعلیقات السلفیه علی سنن النسائی' ۲/ ٦٧۔

احادیث مبارکہ میں نہ ہی تو اس کا وقت تعین کیا گیا ہے اور نہ ہی اس میں خواب کی شرط لگائی گئی ہے۔

استخارہ کے بعد انسان کیا کرے؟

ہم بیان کر آئے ہیں کہ استخارہ سے قبل وہ اپنے ذہن کو تمام تر رجحانات اور پریشانیوں سے خالی کرے پھر اللہ تعالیٰ کے حضور دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد دست دعا بلند کرے۔ اللہ تعالیٰ کے علم اور اس کی قدرت کا واسطہ دے کر اس سے بھلائی اور بہتری کا سوال کرے' اس کے بعد جو کچھ اس کے لیے ظاہر ہو' چاہے وہ کسی طریقہ سے ہو اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے اور اس کا دل جس طرف مائل ہو جائے اسے اختیار کرنے کی سعی کرے۔

استخارہ سے پہلے مخلص ساتھیوں سے مشورہ کرے اور استخارہ کے بعد دلی رجحان پر عمل کرے' تردد کا شکار نہ ہو' اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرے اور پریشانی سے دامن چھڑا لے۔ مالک کائنات اس کے لیے بہتر فیصلہ ہی کریں گے۔

اگر ایک بار استخارہ سے نتیجہ ظاہر نہ ہو

اگر ایک بار استخارہ کرنے سے اس کے لیے کوئی نتیجہ یا دلی میلان ظاہر نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ کم از کم تین بار استخارہ کرے کیونکہ استخارہ ایک دعا ہے اور آپ ﷺ دعا تین بار کیا کرتے تھے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے اس عمل سے ان شاء اللہ اس کے لیے کوئی نہ کوئی رستہ ضرور واضح ہو جائے گا۔

بعض لوگ بے شمار دفعہ استخارہ کرتے ہیں اور اس انتظار میں رہتے ہیں کہ وہ

رات کو سوئیں تو ان کے ہاتھ میں کوئی ایسا پروانہ تھما دیا جائے جس پر ساری تفصیل حرفاً حرفاً لکھی ہو' تب جا کر استخارہ کا نتیجہ پورا ہوگا اور ان کی محنت کا پھل ان کے ہاتھ آئے گا۔ یہ خواہ مخواہ تشدد اور جہالت پر مبنی سوچ ہے۔ ہم نے عرض کر دیا کہ استخارہ کے بعد دلی میلان ہی استخارہ کا نتیجہ ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس میلان پر ہی عمل کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر راضی ہونا

استخارہ کرنے والے کے لیے جو نتیجہ ظاہر ہوا یا اس کا دلی میلان جس طرف ہو اس پر راضی ہونا اور اس کو خوش دلی کے ساتھ قبول کرنا ضروری ہے کیونکہ خیر اور بھلائی اسی میں ہے گویا کہ یہ ایسا کام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اختیار کیا ہے اور اس کی طرف رہنمائی کی ہے۔ اسے چاہیے کہ اسے پوری رغبت اور رضا کے ساتھ قبول کرے اور مکمل اطمینان کے ساتھ اس پر عمل کرے' اس کو ردّ کرنے کی کوشش نہ کرے۔ اسے اس بات کا ادراک ہونا چاہیئے کہ غیبی امور کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اس کی عقل سے بڑھ کر ہے اور اللہ تعالیٰ کی رہنمائی انسان کی پسند اور ناپسند سے بالاتر ہے عین ممکن ہے جس چیز کو وہ بظاہر بُرا سمجھ رہا ہے وہ حقیقت میں بہتر ہو اور جس کو وہ ظاہری طور پر اچھا سمجھ رہا ہے وہ درحقیقت اس کے لیے نقصان دہ ہو۔

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کا فیصلہ انسان کے لیے بہتر ہوتا ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ مؤمن بندے کے ہر کام سے تعجب کرتے ہیں (خوش ہوتے ہیں) اگر اسے بہتری اور بھلائی پہنچے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے یہ اس کے لیے بہتر ہے اور

اگر اسے کوئی تکلیف پہنچے تو صبر کرے۔ (صرف اور صرف) مؤمن آدمی کے لیے ہی ممکن ہے۔'' [1]

(اس حدیث کے ذکر کے بعد) وہ مزید کہتے ہیں:

انسان کی خوش بختی یہی ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے بندے کے لیے اختیار کیا ہے وہ اس پر راضی ہو جائے اور بد بختی یہ ہے کہ جو کچھ پروردگار نے بندے کے لیے اختیار کیا ہے وہ اسے ناپسند کرے اس لیے تو اللہ تعالیٰ نے تقدیر پر راضی ہونے والوں کی تعریف کی ہے۔ مؤمن بندے کی نشانی ہے کہ وہ مصیبت پر صبر کرتا ہے اور خوشی کے وقت شکر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہتا ہے' ملاقات کے وقت سچ بولتا ہے اور دشمنوں کو بھی گالی نہیں دیتا ہے۔'' [2]

بعض علمانے کہا کہ استخارہ کے بعد ظاہر ہونے والے معاملہ کو اختیار نہ کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ [3]

غیر شرعی استخارہ

استخارہ کا شرعی اور مسنون طریقہ پہلے گزر چکا ہے مگر بعض لوگ استخارہ کے لیے غیر شرعی طریقے استعمال کرتے ہیں جنکی تفصیل درج کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد طاہر حکیم صاحب لکھتے ہیں:

① تسبیح اور استخارہ: بعض لوگ کوئی بھی تسبیح پکڑ کر ایک دانے پر ہاں اور دوسرے پر نہ بولتے ہیں جو بات آخری دانے کے مطابق ہو اس پر عمل کرتے ہیں شریعت میں

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق باب المومن أمرہ کلہ خیر: ۱۸/ ۱۰۰۔

[2] مدارج السالکین، ۲/ ٦ـ۲ـ ۲۱۰۔ [3] بھجة النفوس، ۲/ ۹۰۔

اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

② قرآن کریم اور استخارہ: بعض لوگ قرآن مجید کا کوئی بھی صفحہ کھول کر پہلی آیت کریمہ پڑھتے ہیں اور اس کے مفہوم کے مدنظر خودساختہ نتائج اخذ کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ طریقہ بھی باطل اور غیر شرعی ہے۔

③ تیر اور استخارہ: بعض لوگ تیر پھینک کر دائیں اور بائیں سمت گرنے سے استخارہ کرتے ہیں یہ طریقہ قبل از اسلام رائج تھا جس کو شریعت اسلامیہ نے باطل قرار دیا ہے۔

اس کے بعد وہ لکھتے ہیں کہ: اس کے علاوہ لوگوں کے ہاں استخارہ کی کئی قسمیں پائی جاتی ہیں جو زمانہ جاہلیت کے بعض امور سے مشابہہ ہیں جیسا کہ کہانت' فال' ستاروں سے استخارہ کی کوشش یہ سب کا سب باطل اور حرام ہے [1] کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''جس کسی نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے۔'' [2]

اور فرمایا: ''جس نے ہمارے کام (شریعت) میں نیا کام (ایجاد) کیا وہ مردود ہے۔)) [3]

صحیح بخاری اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا استخارہ

امت مسلمہ کا اس بات پر اتفاق ہے قرآن مجید کے بعد دنیا میں سب سے صحیح ترین کتاب ''صحیح بخاری'' ہے جسے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ امیر المحدثین نے تالیف کیا ہے۔ صحیح بخاری کے بے شمار امتیازات میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ امام

[1] استخارة' مشروعتيها فوائدها وأحكامها ص ۹۴-۵۹۔

[2] صحیح بخاری، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة باب اذا اجتهد العامل...... ۴/ ۳۵۵۔

[3] صحیح مسلم، كتاب الأقضية، باب نقض الأحكام الباطله ...... ۱۷۱۸۔

صاحب ہر حدیث لکھنے سے پہلے اس کو فن تحقیق کے تمام اصولوں کے مطابق پرکھتے' غسل فرماتے' اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتے اور پھر نبی ﷺ کی قبر مبارک کے قریب بیٹھ کر اپنی عظیم کتاب میں درج فرماتے۔

مجھے استاد محترم فضیلۃ الشیخ حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ کے وہ الفاظ یاد ہیں جو انہوں نے صحیح بخاری کا مقدمہ لکھواتے وقت ہمیں تحریر کروائے تھے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''میں جب اس تحقیق سے فارغ ہوتا کہ یہ حدیث فن حدیث کے اصولوں پر پوری اترتی ہے تو اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتا اور کہتے ہیں:

((كُنْتُ اَكْتُبُهُ عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيَالِي الْمُقْمِرَةَ))

''کہ میں اس کو چاندنی راتوں میں نبی ﷺ کی قبر مبارک کے پاس بیٹھ کر لکھا کرتا تھا۔'' [1] یہی وجہ ہے کہ پوری امت اس کتاب کو صحیح ترین مانتی ہے۔

کیا کسی سے استخارہ کروایا جا سکتا ہے؟

ہمارے ہاں دوسروں سے استخارہ کروانے کا رواج عام ہے اس خطہ سرزمین میں اب تو ماشاء اللہ استخارہ کی فیس مقرر ہے سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی طرح استخارہ سپیشلسٹ حضرات کی فیس قدرے زیادہ ہے۔ لوگ ان سے سوال کرتے ہیں کہ حضرت استخارہ کر کے بتائیے میرا فلاں کام ہوگا یا نہیں۔ یہ کچھ دیر مراقبہ میں جا کر ارشاد فرماتے ہیں۔ ہاں ہو جائے گا، یا نہیں ہوگا۔ یہ دین فروشی انتہائی افسوس ناک امر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان خود استخارہ کرے' ہاں اس شرط پر دوسرے کے لیے بھی کیا جا سکتا ہے کہ وہ

[1] مقدمہ فتح الباری لابن حجر۔

جس معاملہ میں استخارہ کررہا ہے، کسی نہ کسی طرح سے اس کے ساتھ اس کا بھی واسطہ اور تعلق ہو۔ مثلاً اگر کوئی والد اپنی بیٹی کی کہیں شادی کرنا چاہتا ہے تو وہ اپنی بیٹی کے لیے استخارہ کرسکتا ہے کہ آیا اس کی شادی اس جگہ کرے یا نہ کرے کیونکہ یہ معاملہ اس سے متعلقہ ہے اگرچہ شادی کا تعلق اس کی بیٹی سے ہے۔

ہم نے اس مسئلہ میں کئی محقق علما سے رابطہ کیا تو انہوں نے یہی بات بیان فرمائی کہ استخارہ فقط اپنی ذات کے لیے ہوتا ہے کیونکہ یہ انسان کا ذاتی معاملہ ہے جس خلوص کے ساتھ وہ خود اپنے لیے اپنے پروردگار سے خیر اور بھلائی طلب کرسکتا ہے کوئی دوسرا نہیں کرسکتا فضیلۃ الاستاذ، حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے اللہ تعالیٰ ان کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ قائم رکھے۔ (آمین)

TRUEMASLAK @ INBOX.COM